

## 95077- بیوی نماز کی پابندی نہیں کرتی

سوال

میں نے ایک دیندار عورت سے تقریباً چھ برس قبل شادی کی، میرے اس سے ایک بیٹا اور بیٹی بھی ہیں، شادی سے قبل مجھے اس کے بارہ میں بتایا گیا کہ وہ دین پر عمل کرنے والی لڑکی ہے، لیکن شادی کے بعد واضح ہوا کہ وہ تو نماز کی پابندی نہیں کرتی۔

جب میں اس سے دریافت کرتا ہوں کہ نمازاً کی ہے یا نہیں، تو جواب دیتی ہے کہ نمازاً کر چکی ہوں، حالانکہ مجھے یقین ہوتا ہے کہ اس نے نمازاً نہیں کی (یعنی میں دونمازوں کے ماہینے اس کا خیال رکھتا ہوں)۔

میں نے اسے بہت وعظ و نصیحت کی ہے اور بعض اوقات تو صراحتاً بھی بات چیت کی اور بعض اوقات اشارہ کنیا یہ میں بھی لیکن میں اس سے ایک کام نہیں کر سکا، یعنی اپنے بستر سے علیحدہ نہیں کر سکا، کیونکہ میں عورتوں سے صبر نہیں کر سکتا۔

بلکہ میں نے ایک بار تو اسے طلاق بھی دے دی تھی اور پھر اپنی اولاد کے خوف سے رجوع کر لیا کہ خاندان نہ بھر جائے، میں اس کے لیے اللہ سے دعا بھی بہت کرتا ہوں کہ اللہ اسے ہدایت نصیب فرمائے، برائے مہربانی مجھے بتائیں کہ میں کیا کروں؟

کیا میں اس پر اسی حالت میں صبر سے کام لوں (یہ علم میں رہے کہ میں اس کے علاوہ اس میں کوئی اور غلط بات نہیں دیکھتا) پھر اگر میں اس پر صبر بھی کر لوں تو مجھ پر کیا واجب ہوتا ہے، کیا میرا اس کے ساتھ رہنا گناہ تو نہیں، اور مجھے کیا کرنا چاہیے؟

پسندیدہ جواب

خاوند پر واجب ہے کہ وہ اپنی بیوی کو نیکی کا حکم دے اور برائی سے روکے، اور اسے نیر و بحلائی کی دعوت دے اور اسے شر و برائی سے بچا کر رکھے، تاکہ وہ اس ذمہ داری سے سبکدوش ہو سکے جو اللہ سبحانہ و تعالیٰ نے اس پر ڈالی ہے۔

اللہ سبحانہ و تعالیٰ کا فرمان ہے :

﴿اے ایمان والو! اپنے آپ اور اپنے اہل و عیال کو جہنم کی اس آگ سے بچاؤ جس کا ایندھن لوگ اور بختر ہیں﴾۔ التحریم (6).

اور پھر رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم کا فرمان ہے :

"آدمی اپنے اہل و عیال کا ذمہ دار ہے، اور اس سے اس کی رعایا کے بارہ میں باز پرس کی جائیگی"

صحیح بخاری حدیث نمبر (893) صحیح مسلم حدیث نمبر (182)۔

سب سے بڑی اور عظیم نیکی نماز کی بروقت ادائیگی ہے جیسا کہ اللہ سبحانہ و تعالیٰ نے حکم دیا ہے، اور سب سے عظیم اور بڑی برائی نماز میں سستی اور کوتاہی کرتے ہوئے نماز ترک کرنا یا پھر بروقت نماز ادا نہ کرنا ہے۔

اس کی مذمت میں اللہ سبحانہ و تعالیٰ کا فرمان ہے :

﴿اُس کے بعد ایسے ناخلف پیدا ہوئے جنہوں نے نماز ضائع کر دی، اور شووات کے پیچے لگ گئے، عنقریب ان کا نقصان ان کے سامنے آئیگا﴾۔ مریم (59).

اور رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم کا فرمان ہے :

"آدمی اور شرک و کفر کے ما بین نماز ترک کرنا ہے"

صحیح مسلم حدیث نمبر (82)۔

اور ایک حدیث میں نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کا فرمان اس طرح ہے :

"جس نے بھی عصر کی نماز ترک کی تو اس کے سب اعمال ضائع ہو گئے"

صحیح بخاری حدیث نمبر (553)۔

اس لیے اگر آپ کی بیوی بالکل نماز ادا نہیں کرتی تو اس مسئلہ میں نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم سے احادیث میں وارد ہے کہ نماز ترک کرنا کفر ہے، لہذا آپ کے لیے اسے اپنے گھر میں رکھنا جائز نہیں، کیونکہ وہ مسلمان نہیں۔

اس وقت آپ کو چاہیے کہ آپ اسے پوری وضاحت کے ساتھ کہیں کہ اگر وہ ترک نماز پر مصروف ہتی ہے تو اس کا معنی یہ ہوا کہ وہ آپ کی بیوی نہیں، یا تو وہ توبہ کر کے نماز پابندی کے ساتھ ادا کرنا شروع کر دے، یا پھر آپ اسے چھوڑ دیں۔

لیکن اگر وہ بھی کبھی نماز ضائع کرتی اور بھی ادائیگی کرتی ہے اور آپ کے سوال سے تو یہی ظاہر ہوتا ہے، تو اس سے وہ دین اسلام سے خارج نہیں ہو گی لیکن آپ اسے نماز پابندی سے ادا کرنے کی نصیحت کریں، اور آپ نماز میں کوتاہی کرنے کے اسباب تلاش کر کے ان کا علاج کریں۔

لیکن آپ اسے سمجھانے میں زمی و ثقت والا رویہ اور طریقہ اختیار کریں، اور اس کے سامنے نماز کی اہمیت اور عظمت واضح کریں، اور نماز میں کوتاہی کرنے کا گناہ بھی واضح کریں، اور اسے نخیر و بخلانی کے کاموں کی ترغیب دلا کر اس کے ایمان و یقین میں تقویت پیدا کریں۔

اور اس سلسلہ میں آپ اسے نفع مند کیسٹیں اور کتابیں دیں جو اس میں خیر و بخلانی کی محبت پیدا کرے، اور نیکی و بخلانی کو مزین و خوبصورت بنائے، اور اس کے ساتھ ساتھ اس سے نماز کے بارہ میں دریافت کرتے رہیں۔

اللہ سبحانہ و تعالیٰ سے دعا ہے کہ وہ آپ دونوں کو خیر و بخلانی کی طرف را ہمنامی عطا فرمائے۔

مزید آپ سوال نمبر (12828) کے جواب کا مطالعہ ضرور کریں۔

والله اعلم.